

3

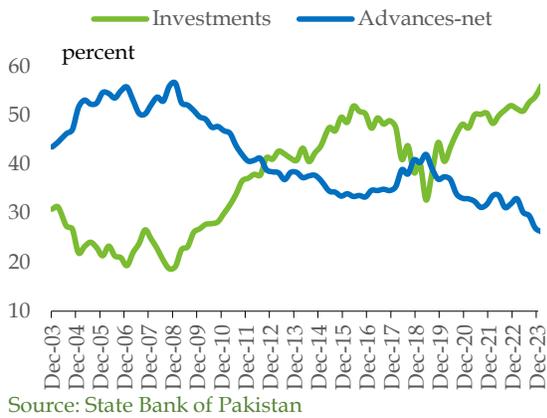
شعبہ بینکاری

بینکاری کے شعبے نے 2023ء کے دوران دشوار کلی مالی ماحول میں اپنی اصابت کو برقرار رکھا۔ آخر دسمبر 2023ء تک اثاثوں کی اساس سرمایہ کاریوں کے بل بوتے پر 29.5 فیصد توسیع کے ساتھ بڑھ کر 46.4 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی۔ کمزور معاشی سرگرمی اور سخت کلی مالی حالات کے سبب کمزور طلب کے ساتھ بینکوں کی خطرے سے گریز پر مبنی حکمت عملی نے قرضوں کے جزدان میں نمو کو سست کیا۔ بلند منافع کے ماحول میں ڈپازٹس کی نمو صحت مند رہی، تاہم حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کی بلند رفتار کے نتیجے میں قرض گیری پر بینکوں کا انحصار بڑھ گیا۔ آمدنی کے اظہاریوں میں بہتری آگئی جس میں بلند خالص سودی/مارک اپ آمدنی نے اہم کردار ادا کیا۔ کمزور معاشی سرگرمی اور سخت مالی حالات کے باوجود بینکوں کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے ادائیگی، قرض کی صلاحیت کو لاحق کم خطرے کے عکاس تھے۔ سیال اثاثوں بمقابلہ واجبات کے لحاظ سے سیالیت کے خاکے کی صورت حال اطمینان بخش رہی، جسے حکومتی تمسکات کی سرمایہ کاریوں میں اضافے سے تقویت ملی۔ قدامت پسند ضوابطی حالات میں بینکوں نے باسانی کرنسی اور ایکویٹی قیمت کی حرکت پذیری کے خطرات کا انتظام کیا، جبکہ سرمایہ کاری جزدان کی قیمتوں کے دوبارہ تعین کی قدرے مختصر عرصیت کی وجہ سے خطرہ منڈی بھی محدود رہا۔ شرح کفایت سرمایہ 19.7 فیصد رہی اور اسی طرح بیس لائن ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے میں بلند آمدنی کی وجہ سے مزید مضبوطی آئی بلکہ یہ کم از کم ضوابطی شرائط سے خاصا زیادہ رہا۔ اسلامی بینکاری اداروں نے اپنی نمو کی رفتار اور مضبوط مالی پوزیشن کو برقرار رکھا، جس نے بینکاری کے شعبے کے مجموعی استحکام میں کردار ادا کیا۔

3 شعبہ بینکاری

مقابلے میں کافی زیادہ ہے۔ سرمایہ کاریوں میں ہونے والی تقریباً 98 فیصد نمو حکومتی تمسکات میں اضافے کی بدولت ممکن ہوئی۔ سرمایہ کاریوں کا جھکاؤ قلیل مدتی مارکیٹ ٹریڈری بلز (ایم ٹی بیز) اور رواں شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) کی طرف رہا، جن کا مجموعی سرمایہ کاری میں حصہ تقریباً 58 فیصد تھا۔ تاہم، نیلامیوں کے دوران بینکوں نے پی آئی بیز اور معین ریٹیل شرح صکوک جیسے معین تمسکات میں بھی دلچسپی دکھائی، جو ممکنہ طور پر مالی سخت گیری کے چکر میں تبدیلی کے متعلق ان کے خیالات کا عکاس ہو سکتا ہے (دیکھیے باب 2: مالی منڈیوں کا رویہ)۔

شکل 3.2: شعبہ بینکاری کے مجموعی اثاثوں میں حصہ

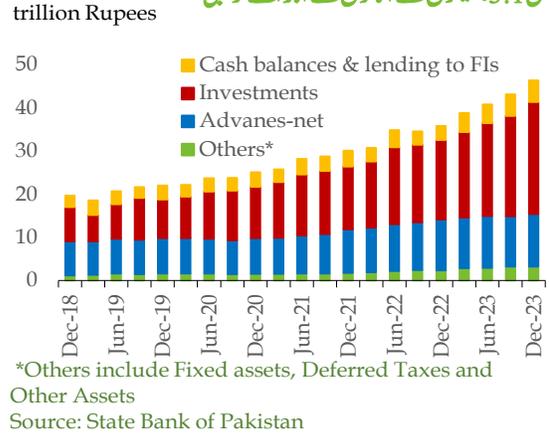


قرضوں کے لیے مشکل سال لیکن 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں امید کی کرن نمایاں تھی

گذشتہ دو برسوں کے دوران دوہندسی شرح نمو، یعنی 2021ء میں 22.1 فیصد اور 2022ء میں 16.8 فیصد، کے مقابلے میں قرضوں کی نمو کم ہو کر 3.0 فیصد پر آ گئی، جس سے کمزور معاشی سرگرمیوں اور سخت کئی مالی حالات میں قرضوں کی کمزور طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس سست رفتاری میں ملکی قرضوں نے اہم کردار ادا کیا، جن کا بینکاری شعبے کے مجموعی قرضہ جزدان میں حصہ 94.2 فیصد ہے،

2023ء کے دوران دشوار معاشی حالات میں بینکاری کے شعبے نے آپریشنل اور مالی مضبوطی کے لحاظ سے اپنی مستحکم کارکردگی کا تسلسل برقرار رکھا اور لچکدار رہا۔ آخر دسمبر 2023ء تک شعبہ بینکاری کے اثاثوں کی بنیاد 10,568 ارب روپے یا 29.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 46,364 ارب روپے تک پہنچ گئی، جو اس میں 20 برسوں کی بلند ترین نمو کو ظاہر کرتا ہے (کل 3.1)۔ اثاثوں میں توسیع کا اہم محرک سرمایہ کاریاں (بیشتر حکومتی تمسکات) تھیں، جبکہ دشوار کئی معاشی ماحول کے سبب قرضوں کی نمو معتدل رہی۔

شکل 3.1: بینکوں کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی

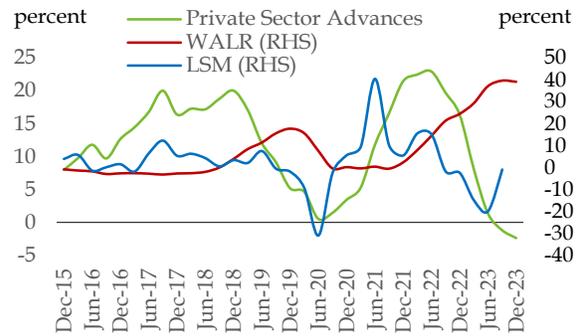


اثاثوں کے اجزائے ترکیبی کا مزید جھکاؤ سرمایہ کاریوں کی جانب رہا، جن کا آخر دسمبر 2023ء تک اثاثوں میں حصہ تقریباً 56 فیصد تک پہنچ گیا (شکل 3.2)۔ بینکوں کی بیلنس شیٹ پر حکومتی تمسکات کا بڑھتا ہوا حصہ معیشت میں ساختی مسائل کا عکاس ہے، جیسے بھاری مالیاتی خسارہ، جس کے نتیجے میں اپنی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حکومت کا ملکی وسائل خصوصاً بینکاری کے شعبے پر انحصار بڑھ گیا۔

2023ء کے دوران سرمایہ کاریوں میں 14 برسوں کی بلند ترین شرح نمو 41.4 فیصد کے ساتھ 7,619 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو 2022ء کے 26.4 فیصد کے

شکل 3.3: ایل ایس ایم، بہ وزن اوسط شرح قرض گاری اور نجی شعبے کے

قرضے (ملکی)

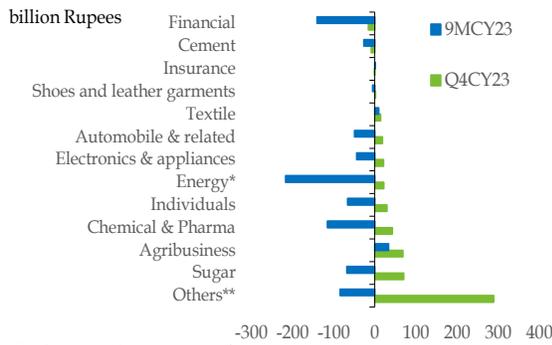


Source: State Bank of Pakistan and Pakistan Bureau of Statistics

جس سے 2023ء کے دوران دشوار مجموعی ملکی مالی ماحول، اور معاشی اور بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی کمزور سرگرمیوں کے ساتھ نجی شعبے کے قرضوں پر سرکاری شعبے کی بلند قرض گیری کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 3.3)۔¹

2023ء کے دوران ملکی نجی شعبے کے قرضوں میں وسیع البنیاد سکڑاؤ دیکھا گیا۔ اس سے قطع نظر، آخری سہ ماہی کے دوران قرضوں قابل ذکر سرگرمی دیکھی گئی اور نجی شعبے کے قرضے بڑھ کر 554.1 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ اگرچہ 2023ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران ہونے والا اضافہ 2022ء کی چوتھی سہ ماہی کے 672.9 ارب روپے اضافے کے مقابلے میں کم تھا، تاہم اگر قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے متعلق ٹیکس پالیسی کے مطابق ردوبدل کیا جائے تو 2023ء کی چوتھی سہ ماہی کے لیے قرضوں کا بہاؤ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ رہا۔² 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں چینی، کیمیکلز اور دواسازی، گاڑیوں اور ٹیکسٹائل سمیت متعدد شعبوں کے قرضوں کے استعمال میں اضافہ دیکھا گیا۔ قرضوں کے بڑھنے کو آخری سہ ماہی کے دوران مختلف شعبوں کی پیداواری سرگرمی میں موسمی بحالی کے سبب جاری سرمائے کی ضروریات، خام مال کی قیمتوں میں اضافے اور بعض شعبوں میں نقد رقم کے بہاؤ کی مشکلات سے منسوب کیا جاسکتا ہے (شکل 3.4)۔³

شکل 3.4: نجی قرضوں کا شعبہ دار بہاؤ (ملکی)



*Production and transmission of energy
**Others mainly include manufacturers of food products, paper & paper products, coke & refined petroleum products, basic metals, construction, wholesale & retail trade, and communication
Source: State Bank of Pakistan

2023ء کے دوران صارفی قرضوں میں 2011ء کے بعد پہلی مرتبہ 80.8 ارب روپے کی خالص واپسی درج کی گئی۔ قرضوں کی واپسی کی اہم وجہ گاڑیوں کے قرضوں کی واپسی تھی کیونکہ گھرانوں کو 30.8 فیصد اوسط مہنگائی کے باعث قوت خرید میں کمی اور گاڑیوں کی بلند قیمتوں کے ساتھ ساتھ سخت کٹی فراستی پالیسی کا سامنا تھا۔

تاہم ملک کے مجموعی قرضوں میں 27.2 فیصد حصہ رکھنے والے سرکاری شعبے کے قرضوں میں 2023ء کے دوران 642.0 ارب روپے (23.6 فیصد) کا مضبوط اضافہ ہوا جس سے قرضوں کے مجموعی جزدان میں نمو کو تقویت ملی۔ اجناس کی سرگرمیوں میں سرکاری شعبے کے اداروں اور توانائی کے شعبے (بیشتر صاف پیٹرولیم) کے بینکوں سے قرضے بڑھ گئے، جبکہ حکومت نے بھی بینکاری کے شعبے سے زرمبادلہ کرنسی میں قرضہ حاصل کیا۔

ڈپازٹس میں بحالی

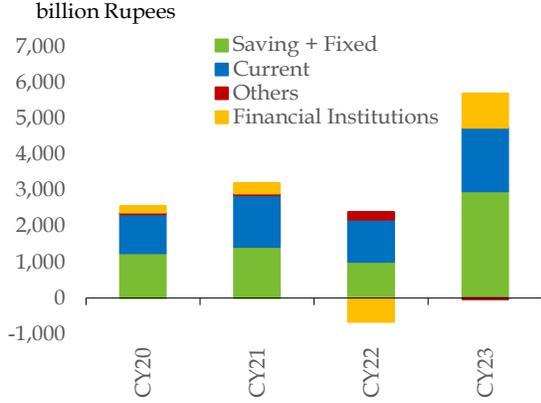
فنانسنگ کے لحاظ سے 2023ء کے دوران ڈپازٹس میں 5,667 ارب روپے یا 24.2 فیصد اضافہ ہوا، جو 20 برسوں کی بلند ترین نمو ہے۔ اسے اہم تحریک نرخ

2023ء میں بڑے پیمانے کی ایشیائی مہنگائی، جبکہ 2022ء کے دوران اس میں 6.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

2 قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کی ٹیکس پالیسی کے اطلاق کے باعث اپنے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کو بہتر بنانے کی غرض سے بینکوں نے غیر بینک مالی اداروں کو قرض گاری میں اضافہ کر دیا تھا۔

3 مثلاً، مسافر کاروں کی فروخت میں 68.9 فیصد کمی کا نکتہ نتیجہ نقد کے بہاؤ میں مسائل کی صورت میں نکلا اور 2023ء میں گاڑیوں کے شعبے کو بینکوں کے قرضوں پر اثر انداز ہوا۔

شکل 3.6: ڈپازٹ جمع کرنے کے اجزائے ترکیبی

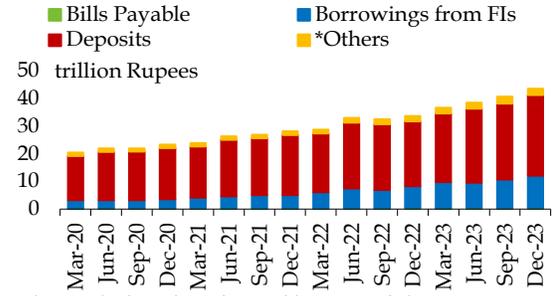


Source: State Bank of Pakistan

تاہم زیر جائزہ برس کے دوران اثاثوں کی بنیاد میں تیزی سے اضافے کے باعث دسمبر 2023ء تک مجموعی فنڈنگ میں ڈپازٹس کا حصہ کم ہو کر مجموعی واجبات کے 66.8 فیصد پر آگیا، جو گزشتہ برس 69.6 فیصد تھا۔

2023ء کے دوران قرض گیری پر انحصار میں مزید اضافہ ہو گیا کووڈ کی وبا کے بعد ڈپازٹس جمع کرنے کی شرح اثاثوں میں نمو سے کم رہی ہے جس کے نتیجے میں بینکوں سے قرض گیری پر انحصار بڑھ گیا ہے (شکل 3.7)۔ 2023ء کے دوران قرض گیری 48.8 فیصد بڑھ گئی اور فنڈنگ کی بنیاد میں اس کا حصہ بڑھ کر 26.8 فیصد (آخر 2022ء میں 23.3 فیصد) تک پہنچ گیا (شکل 3.8)۔ 2023ء میں اضافہ قرض گیری کا تقریباً 80 فیصد اسٹیٹ بینک سے حاصل کیا گیا، جو مرکزی بینک کی سیالیت پر بینکوں کے بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی کرتا ہے۔ قرض گیری کا بڑھتا ہوا حصہ سودی اخراجات بڑھانے میں کردار ادا کرتا ہے، کیونکہ بیشتر نئے قرضے مہنگی قلیل مدتی قرض گیری پر مشتمل ہوتے ہیں جبکہ ڈپازٹس فنڈنگ کا ایک قدرے باکفایت ذریعہ ہیں کیونکہ ڈپازٹس کا تقریباً ایک تہائی جاری کھاتے (غیر منافع بخش) کے زمرے میں ہے۔

شکل 3.5: شعبہ بینکاری کی فنڈنگ کے اجزائے ترکیبی



*Other include Sub-ordinated loans, Liabilities against Assets subject to Finance Lease, deferred tax liabilities and other liabilities

Source: State Bank of Pakistan

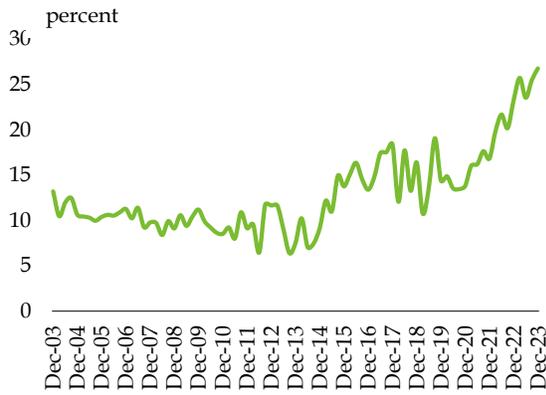
حساس اثاثوں سے ملی کیونکہ بینکوں کے ڈپازٹس کی شرحوں نے بلند پالیسی ریٹس پر رد عمل ظاہر کیا (شکل 3.5)۔⁴

اسٹیٹ بینک کی راست جیسی ڈیجیٹائزیشن سہولت کی ٹرانزیکشنوں کے حجم میں اضافے نے بھی 2023ء کے دوران ڈپازٹس کی نمو میں کردار ادا کیا۔ ڈپازٹس جمع کرنے میں تیزی سے بحالی کا ایک سبب 2022ء میں قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے منسلک ٹیکس پالیسی کے باعث اس میں ہونے والی 8.0 فیصد کمی تھی۔⁵ خصوصاً، 2022ء کی چوتھی سہ ماہی میں بینکوں نے بظاہر اپنے قرضوں اور ڈپازٹس کی سطح کا انتظام کرنے کے لیے اپنی ڈپازٹس جمع کرنے (خصوصاً غیر بینک مالی اداروں کے ڈپازٹس) کی رفتار کو سست کر دیا تھا، کیونکہ دباؤ کا شکار کلی مالی حالات کی وجہ سے نجی شعبے کی جانب سے بینکوں کے قرضوں کی طلب میں کمی آ گئی تھی۔ تاہم، ٹیکس پالیسی واپس لیے جانے کے بعد 2023ء میں بینکوں کی مالی اداروں (خصوصاً، غیر بینک مالی اداروں) کے ڈپازٹس میں 960.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ 2022ء کے دوران اس میں 662.4 ارب روپے کمی واقع ہوئی تھی (شکل 3.6)۔

4 مثلاً، آخر دسمبر 2023ء تک نئے ڈپازٹس پر بہ وزن اوسط ڈپازٹس کی شرح (علاوہ بین ال بینک اور صفر مارک اپ) بڑھ کر 19.0 فیصد ہو گئی جو آخر دسمبر 2022ء میں 14.4 فیصد تھی۔

5 فنانس ایکٹ 2021ء کے تحت بینکوں کی وفاقی حکومت کے تمکات میں سرمایہ کاری سے منسوب آمدنی پر قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کے 40 فیصد، 50 تا 40 فیصد کے درمیان اور 50 فیصد سے زائد ہونے کی صورت میں بالترتیب 40 فیصد، 37.5 فیصد اور 35 فیصد کی شرحوں سے ٹیکس عائد کیا گیا۔ فنانس ایکٹ 2022ء میں ان شرحوں کو مزید بڑھا دیا گیا، یعنی ٹیکس سال 2023ء اور اس کے بعد قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کے ان سلیبس کے لیے ٹیکس کی شرحیں بالترتیب 55 فیصد، 49 فیصد اور 39 فیصد ہوں گی۔ ماخذ: ایف بی آر سرکلر نمبر 4/21، آئی ٹی بیجٹ / 2022ء بتاریخ 21 جولائی 2022ء۔ تاہم، ٹیکس سال 2024ء کے لیے اس پالیسی کو واپس لے لیا گیا۔ ماخذ: ایس آر او 226(1)/2023۔

شکل 3.8: شعبہ بینکاری کے مجموعی واجبات میں قرض گیری کا حصہ

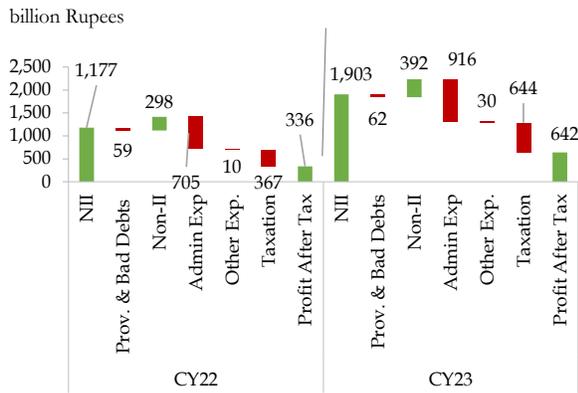


Source: State Bank of Pakistan

بینکاری شعبے کی بیلنس شیٹ میں سرمایہ کاریوں کے بڑھتے ہوئے حصے کے مطابق سرمایہ کاریوں سے سودی/مارک اپ آمدنی کے تناسب میں بھی مارچ 2019ء سے مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور سودی آمدنی میں اس کا حصہ بڑھ کر 64.1 فیصد تک پہنچ چکا ہے، جس سے آمدنی کے ارتکاز کی عکاسی ہوتی ہے۔

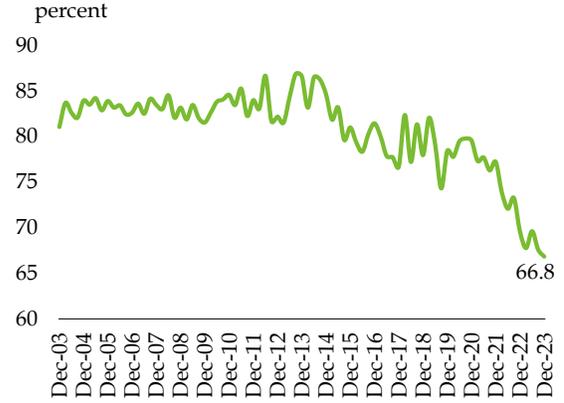
اخراجات کے لحاظ سے 2023ء کے دوران غیر سودی اخراجات میں 32.5 فیصد اضافہ ہوا، جو بلند مہنگائی کے ماحول میں بڑھتی ہوئی انتظامی لاگتوں اور برانچ نیٹ ورک میں توسیع سے ہم آہنگ ہے۔⁶ غیر سودی اخراجات، جو بیشتر بینک کے انتظامی اخراجات پر مشتمل ہوتے ہیں، کا معیشت میں مجموعی مہنگائی سے مضبوط

شکل 3.9: بعد از ٹیکس منافع کے اجزائے ترکیبی



Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.7: شعبہ بینکاری کے مجموعی واجبات میں ڈپازٹس کا حصہ



Source: State Bank of Pakistan

آمدنی بلند سطح پر رہی

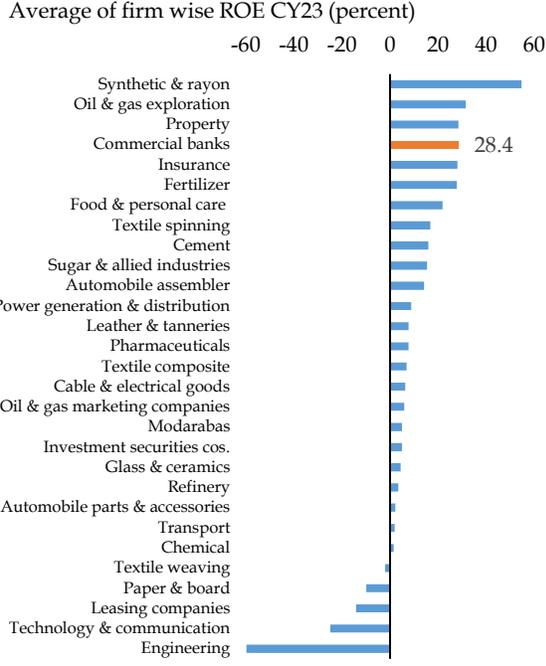
بینکاری کے شعبے کا بعد از ٹیکس منافع 90.9 فیصد اضافے کے ساتھ 642.2 ارب روپے تک پہنچ گیا، جبکہ 2022ء کے مقابلے میں بیس لائن اظہاریوں میں بھی بہتری دیکھی گئی۔ اثاثوں پر بعد از ٹیکس منافع 2022ء کے 1.0 فیصد سے بڑھ کر 1.6 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ ایکویٹی پر بعد از ٹیکس منافع 2023ء میں بڑھ کر 27.1 فیصد ہو گیا جو گزشتہ برس 16.9 فیصد تھا۔

فیس اور زر مبادلہ آمدنی میں قابل ذکر توسیع ہوئی، تاہم حتمی بیلنس کے مجموعے کی نمو کو زیادہ اعانت خالص سودی/مارک اپ آمدنی سے ملی، کیونکہ سخت زری پالیسی کی آمدنی والے اثاثوں پر منتقلی کے نتیجے میں سودی اخراجات کے مقابلے میں سودی آمدنی میں زیادہ نمو ہوئی (شکل 3.9)۔

سودی آمدنی اور سودی اخراجات میں اضافے کے نرخ اور حجم کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرضوں، سرمایہ کاریوں اور ڈپازٹس پر شرح کے جز کا اثر حجم میں نمو کے مقابلے میں زیادہ نمایاں تھا۔ تاہم، جہاں تک قرض گیری کا تعلق ہے تو سودی اخراجات میں اضافے کا سبب خصوصاً 2023ء کی آخری دو ماہیوں میں قرض گیری کا بلند حجم تھا۔

⁶ 534 نئی برانچوں کے اضافے سے آخر 2023ء تک بینکوں کا نیٹ ورک بڑھ کر 16,867 برانچوں تک پہنچ گیا۔ ڈیٹا کا ماخذ: آر سی او اے، بینک دولت پاکستان۔

شکل 3.10: پاکستان اسٹاک ایکس چینج پر فہرست شدہ فرموں کا شعبہ دار ایکویٹی پر منافع (418 فرمیں)



Source: Capital Stake

کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے، جو اس شعبے کی مالی مضبوطی اور اور معیشت کے مجموعی اقتصادی استحکام کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ مزید برآں، قدرے بلند ٹیکسوں سے سرمایہ جاتی سرمایہ کاروں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے جو کارکردگی اور مالی شمولیت کو بڑھانے کے لیے اہمیت کی حامل ہو سکتی ہیں۔

سال کے دوران مالی استحکام کو لاحق خطرات میں کمی آگئی بینکاری کے شعبے کے استحکام کا نقشہ،⁹ جو مالی مضبوطی کے اہم اظہار یوں کا تجزیہ کرتا ہے، ظاہر کرتا ہے کہ 2023ء کا سال گزرنے کے ساتھ اثاثہ جاتی معیار،

جدول 3.1: شعبہ بینکاری کے بعد از ٹیکس ایکویٹی پر منافع کا توسیع شدہ ڈوپونٹ بریک اپ

2023ء	2022ء	2021ء	
0.50	0.48	0.59	ٹیکس کا اثر یعنی، پی، ای سے پی بی بی (الف)
0.68	0.60	0.54	آپریٹنگ کارکردگی یعنی پی بی بی / این آئی آئی
0.30	0.34	0.46	سودی مارجن یعنی این آئی آئی / سودی آمدنی (ج)
0.16	0.10	0.07	اثاثوں پر یافت یعنی سودی آمدنی / اثاثے (د)
17.3	16.7	14.7	لیوریج یعنی اثاثے / ایکویٹی (ہ)
27.1 فیصد	16.9 فیصد	14.0 فیصد	ایکویٹی پر منافع (الف x ج x د x ہ)

ماخذ: بینک دولت پاکستان

رابطہ ہوتا ہے۔⁷ خام غیر فعال قرضوں میں تبدیلی کے لحاظ سے تمویں کے اخراجات بڑھ گئے۔

مختلف پیمانوں سے حالیہ برسوں میں بینکاری کے شعبے میں بڑھتے ہوئے ٹیکسوں کے اثرات کا پتہ چلتا ہے

شعبہ بینکاری کے ٹیکس اخراجات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، اگرچہ 2023ء میں انکم ٹیکس اخراجات بلحاظ قبل از ٹیکس منافع کے فیصد کے طور پر معمولی کمی کے ساتھ 50.1 فیصد پر آگے جو 2022ء میں 52.1 فیصد تھے۔ ایکویٹی پر منافع کے ایک توسیع شدہ ڈوپونٹ تجزیے سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حالیہ برسوں کے دوران بینکاری کے شعبے کے ٹیکس اخراجات (بلحاظ قبل از ٹیکس آمدنی) میں اضافہ ہوا ہے (جدول 3.1)۔⁸

واضح رہے کہ مجموعی معاشی استحکام اور نمو میں اہمیت کا حامل ہونے کے باعث شعبہ بینکاری کو قدرے سخت داخلے اور اخراج کی رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ کم از کم سرمائے کی شرائط اور فراستی ضوابط سمیت زیادہ نظم و نسق اور مالی رپورٹنگ جیسے تقاضوں کا سامنا ہے۔ بینکوں پر بلند ٹیکسوں کا ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس سے نادیہ دچکوں کے مقابلے میں مزید سرمایہ جاتی بفرز تشکیل دینے میں شعبے

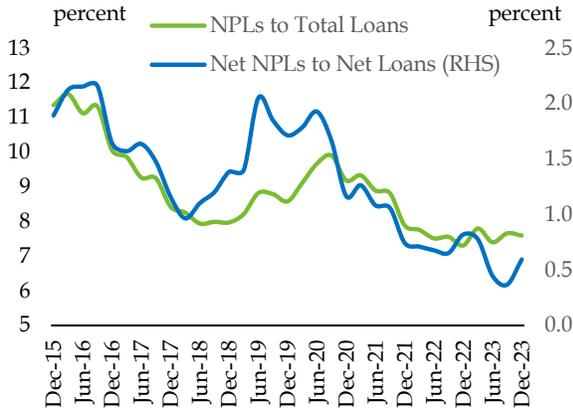
⁷ سال بسال صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اور انتظامی اخراجات میں سال بسال تبدیلیوں کے درمیان غیر مشروط ارتباط کا عددی سر 0.89 ہے اور یہ شمار پائی لحاظ سے 5 فیصد کی معقول سطح پر ہے۔

⁸ 2023ء میں خالص سودی / مارک اپ آمدنی 61.6 فیصد اضافے سے بڑھ کر 1.9 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی، جبکہ 2022ء میں یہ 1.2 ٹریلین روپے تھی۔

⁹ بی ایس ایس ایم مالی اسباب کے اظہار یوں کی حالیہ مدت بمقابلہ ان کی تاریخی سطح کے لحاظ سے درجہ بندی کرتا ہے۔ یہ مختلف اظہار یوں کی پریسٹیشنل درجہ بندی (10 تا 1 کے پیمانے سے)، اور ایک مخصوص سمت یعنی اثاثہ جاتی معیار میں ان اظہار یوں کے خلاصہ اسکور پر مشتمل ہوتا ہے۔ خلاصہ شماریات پر 10 کی قدر کے قریب درجہ بندی خطرات میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے لیکن ضروری نہیں کہ فوری استحکام کے خدشات لائق ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خلاصہ شماریات تاریخی سیریز کی پریسٹیشنل درجہ بندی پر مبنی ہوتی ہے اور سہ ماہی کے اصل اظہار یوں کے طور پر اطمینان بخش سطح یا کم از کم ضوابطی شرط سے زائد ہو سکتے ہیں۔ بی ایس ایس ایم کا طریقہ کار درج ذیل پر مبنی ہے:

Dattels, P., McCaughrin, R., Miyajima, K., & Puig, J. (2010). "Can you map global financial stability?" IMF Working Papers, 1-42

شکل 3.12: شعبہ بینکاری کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے



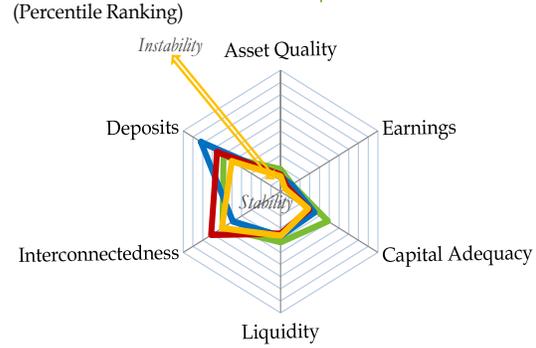
Source: State Bank of Pakistan

اگرچہ 2023ء کے دوران مخصوص تمویں میں خام غیر فعال قرضوں کے مطابق اضافہ ہوا، تاہم عمومی تمویں 35.1 ارب روپے تک بڑھ گئی، جو 2022ء میں 9.1 ارب روپے کے اضافے سے کہیں زیادہ ہے، اور اس سے یکم جنوری 2024ء سے بینکوں کی جانب سے آئی ایف آر ایس 9 کو اختیار کرنے کے ممکنہ اثرات کو کم رکھنے کی کوششوں کی عکاسی ہوتی ہے۔¹² آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ سے توقع ہے کہ بینکوں میں خطرے کے انتظام کے طریقوں کے ساتھ ساتھ ممکنہ اور ہونے والے نقصانات برداشت کرنے کے لیے ان کے مالی کسٹرز میں مزید مضبوطی آئے گی۔

شعبہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ بینکوں کے قرضوں میں سب سے بڑا حصہ رکھنے کی وجہ سے 2023ء کے دوران غیر فعال قرضوں کو بڑھانے میں ٹیکسٹائل کے شعبے نے اہم کردار ادا کیا۔ ٹیکسٹائل کے علاوہ زرعی کاروبار، گاڑیوں اور افراد کے غیر فعال قرضے بھی بڑھ گئے۔ زرعی کاروبار کو کھاد جیسے خام مال، پیٹرولیم مصنوعات کی بلند لاگتوں، اور 2022ء اور 2023ء میں مومن سون کے سیلاب کے مؤثر اثرات کا سامنا کرنا پڑا، جس نے قرض گیروں کے نقد رقم کے بہاؤ میں

آمدنی، کفایت سرمایہ، سیالیت اور ڈپازٹس سمیت مختلف شعبوں میں مالی استحکام کو لاحق خطرات میں کمی آگئی ہے (شکل 3.11)۔¹⁰

شکل 3.11: شعبہ بینکاری کے استحکام کا نقشہ



Legend: Mar-23 (green), Jun-23 (blue), Sep-23 (red), Dec-23 (yellow)

Source: State Bank of Pakistan

3.1 خطرہ قرض

شعبہ بینکاری کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں سے کسی قسم کے سنگین خطرات کی عکاسی نہیں ہوتی کیونکہ نادہندہ قرضوں کے موجودہ حجم کے لیے تمویں کی کوریج کا تناسب 92.7 فیصد کی مناسب سطح پر ہے۔ اگرچہ غیر فعال قرضوں اور قرضوں کا تناسب بینکوں کے قرضہ جزدان بمقابلہ غیر فعال قرضوں میں معتدل نمو کے سبب 2023ء میں معمولی اضافے کے ساتھ بڑھ کر 7.6 فیصد (2022ء میں 7.3 فیصد) تک پہنچ گیا، تاہم خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب 0.6 فیصد کی سطح پر ہے جو گزشتہ دو دہائیوں کی پست ترین شرحوں میں سے ایک ہے (شکل 3.12)۔ خام غیر فعال قرضوں میں 2023ء میں 70.8 ارب روپے (یا 7.7 فیصد) کا اضافہ ہوا، جبکہ 2022ء میں یہ 63.8 ارب روپے بڑھے تھے، جس کا اہم سبب ملکی آپریشنز تھا۔¹¹

¹⁰ اگرچہ 2023ء کی تیسری سہ ماہی میں خصوصی عبوری واقعات کے سبب بینکاری شعبے کے مالی اداروں سے آپس میں روابط بڑھ گئے تھے، تاہم آخر 2023ء تک صورت حال بڑی حد تک معمول پر آگئی۔

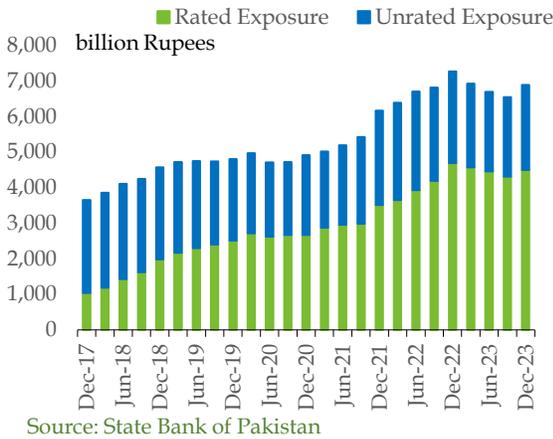
¹¹ ملکی اور بیرون ملک قرضہ جزدانوں کے خالص غیر فعال قرضوں میں 2023ء کے دوران بالترتیب 67.0 ارب روپے اور 13.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ اس کے مقابلے میں 2022ء میں یہ 8.4 ارب روپے اور 155.4 ارب روپے کی سطح پر تھے۔

¹² آئی ایف آر ایس 9 قرضہ جاتی نقصان کے طرز فکر کے بجائے متوقع قرضہ جاتی نقصان کے طرز فکر کے مطابق مالی تمسکات (قرضوں اور سرمایہ کاریوں) پر تمویں کا تقاضا کرتی ہے۔

تک بھی رسائی حاصل کر سکتے ہیں، تاہم، سرمایہ منڈیوں کی محدود رسائی سمیت متعدد وجوہات کی بنا پر وہ بینکوں سے قرض لینے کو ترجیح دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ اسٹیٹ بینک کو مالی استحکام اور پائیدار معاشی نمو کے حصول کی خاطر ایک ترقی یافتہ سرمایہ منڈی کی اہمیت سے بخوبی واقف ہے۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک سرمایہ منڈی کی ترقی کے منصوبے اور روڈ میپ¹⁴ پر عملدرآمد کے لیے سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کے ساتھ اشتراک کر رہا ہے۔ اپنے ضوابطی نظام کے ذریعے بھی اسٹیٹ بینک کارپوریٹ نظم و نسق کے نظام کو فروغ اور سرمایہ منڈی کی فنڈنگ تک رسائی کے لیے فرموں کو ترغیبات دے رہا ہے۔¹⁵

شکل 3.14: بینکوں کا درجہ بند اور غیر درجہ بند اکتشاف

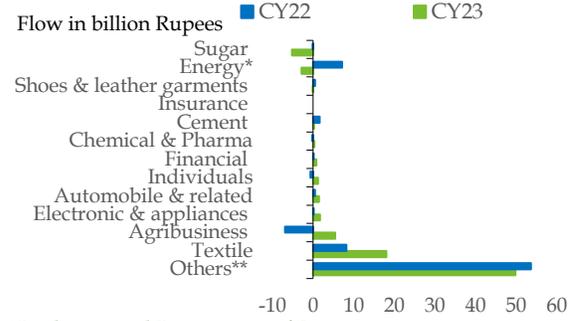


3.2 خطرہ منڈی

آخر 2023ء تک خطرہ منڈی کم از کم مطلوبہ ضوابطی سرمائے کے صرف 5.1 فیصد پر مبنی تھا۔ اس پست سرمایہ جاتی چارج کا سبب بینکاری کے شعبے کا زرمبادلہ

کمی کردی؛ گاڑیوں کے شعبے کی فروخت میں بھی کمی آگئی، جبکہ بلند مہنگائی افراد کی قوت خرید میں کمی کا باعث بنی (شکل 3.13)۔¹³

شکل 3.13: خام غیر فعال قرضوں میں شعبہ وار تبدیلی



*Production and Transmission of Energy
**Others mainly include manufacturers of food products, paper & paper products, coke & refined petroleum products, basic metals, construction, wholesale & retail trade, and communication
Source: State Bank of Pakistan

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینکاری کے شعبے کے مجموعی خطرہ قرض کے خاکے کی صورت حال اطمینان بخش ہے، جس کی عکاسی دباؤ کا شکار کئی معاشی ماحول کے باوجود غیر فعال قرضوں میں قدرے محدود اضافے سے ہوتی ہے۔ بینکوں کے قرضہ جزدان سے بھی قرض گيروں کی قرضہ جاتی ساکھ کے لحاظ سے بینکوں کے قدرے قدامت پسند طرز فکر کی عکاسی ہوتی ہے، کیونکہ جزدان کا بڑا حصہ بڑے قرض گيروں پر مشتمل ہے جو بہتر قرضہ جاتی ساکھ کے حامل ہیں اور کاروبار کا مستحکم ٹریک ریکارڈ رکھتے ہیں، مثلاً، کارپوریٹ اور کمرشل کریڈٹ جزدان کا 65 فیصد حصہ درجہ بند قرض گيروں کو دیا گیا ہے (شکل 3.14)۔ مزید برآں، درجہ بند اکتشاف میں سے 45 فیصد کے خطرہ قرض کا وزن 20 فیصد ہے، جس سے قرض گيروں کی قدرے بہتر قرضہ جاتی ساکھ کی عکاسی ہوتی ہے۔ یہ بڑے درجہ بندی کے حامل قرض گيروں کو اپنی مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے سرمایہ منڈی

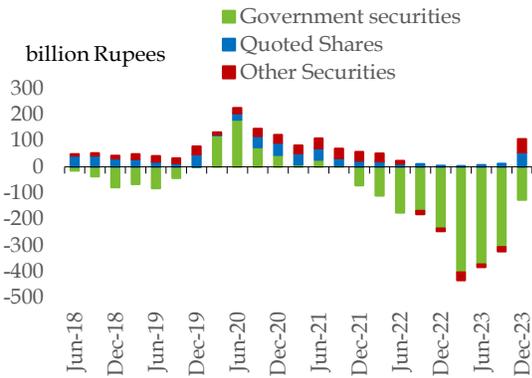
¹³ 2023ء کے دوران کھادی اوسط تھوک اشاریہ قیمت میں 19.8 فیصد اضافہ ہوا، ایکڑ سے ہار ادویات کی تھوک اشاریہ قیمت میں 15.2 فیصد سال بسال اور ڈیزل آئل (زرعی خام مال) میں 22.8 فیصد مہنگائی ہوئی۔ 2022ء میں خام مال کے ان اجزاء میں بالترتیب 54.8 فیصد، 4.9 فیصد اور 76.9 فیصد کی سال بسال تبدیلی ہوئی تھی۔

¹⁴ ماخذ: سرمایہ منڈی کی ترقی کا منصوبہ اور نقشہ نمبر 2020ء تا 2027ء، ایس ای سی پی۔

¹⁵ مثلاً، اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابط کے مطابق بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے کارپوریٹ شعبے کو قرض دینے کے لیے قرض گیر کے آؤٹ شدہ مالی گوشواروں کی شرط عائد کی گئی ہے۔ اسی طرح، بڑے غیر درجہ بندی والے قرض گيروں (3 ارب روپے سے زائد کے مجموعی اکتشاف کے ساتھ) کو قرض دینے کے لیے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے بلند سرمایہ جاتی چارج شامل ہوتا ہے، اور اس طرح بڑے قرض گيروں کو ترجیح ملتی ہے کہ وہ خود کو درجہ بندی کا حامل بنائیں جو حصص، بانڈز اور صکوک کی شکل میں سرمایہ منڈی کے قرضوں تک رسائی کے لیے بھی ضروری ہے۔

آخر ستمبر 2023ء میں بڑھ کر 307.2 ارب روپے تک پہنچ گیا تھا، تاہم آخر دسمبر 2023ء میں گر کر 126.7 ارب روپے پر آ گیا۔ یہ بہتری 2023ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران خطیافت کی نیچے منتقلی کے ساتھ ساتھ سرمایہ کارپوں کی مدت میں بتدریج کمی کے باعث آئی، جس کا نتیجہ 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں دستیاب برائے فروخت پر باز قدر پیمائی کے نقصانات میں کمی کی صورت میں برآمد ہوا۔ علاوہ ازیں، ملکی ایکویٹی مارکیٹ کی بحالی کا نتیجہ بھی حوالہ شدہ حصص پر باز قدر پیمائی فوائد کی صورت میں برآمد ہوا، جس نے آخر 2023ء تک تمسکات پر باز قدر پیمائی کے مجموعی خسارے کو کم کر کے 20.9 ارب روپے تک لانے میں کردار ادا کیا، جو آخر دسمبر 2022ء میں 242.2 ارب روپے تھا (شکل 3.16)۔

شکل 3.16: تمسکات پر باز قدر پیمائی کا فاضل



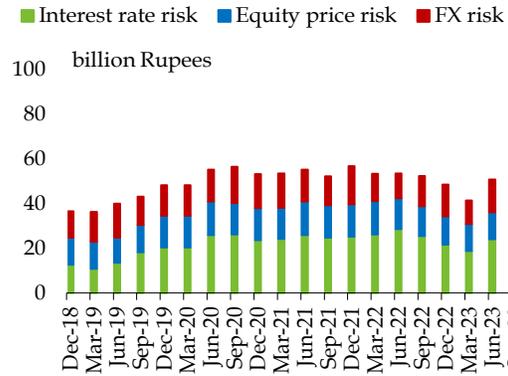
Source: State Bank of Pakistan

رواں شرح سیکورٹیز پر اکتشاف بڑھ گیا

بینکوں نے دستیاب برائے فروخت اور محفوظ برائے تجارت میں مختص اپنے حکومتی تمسکات میں رواں شرح کے جزدان کے مشترکہ حصے میں اضافہ کیا اور یہ آخر 2022ء کے 58.3 فیصد سے بڑھ کر آخر 2023ء میں 63.9 فیصد تک پہنچ گیا۔ دستیاب برائے فروخت زمرے کے رواں شرح تمسکات کی بہ وزن اوسط مدت 2.4 مہینے ہے، جبکہ محفوظ برائے تجارت زمرے کے تحت رواں شرح تمسکات کی مدت 1.1 مہینے ہے۔ سرمایہ کاری جزدان میں قلیل مدتی عرصیت / قیمتوں کے دوبارہ تعین کے بڑھتے ہوئے حصے سے بینکوں کو بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں باز قدر پیمائی کے نقصانات محدود کرنے میں مدد ملی۔

اور ایکویٹی میں محدود اکتشاف ہے۔ تاہم، حکومتی تمسکات میں بلند اکتشاف، خطرہ قرض کے تناظر میں صفر درجہ کے حامل، کے سبب زیر جائزہ برس کے دوران خطرہ شرح سود میں اضافہ ہو گیا (شکل 3.15)۔

شکل 3.15: خطرہ منڈی کا سرمایہ جاتی چارج



Source: State Bank of Pakistan

خصوصاً، 2023ء کے آخر تک حکومتی تمسکات میں بینکاری شعبے کی سرمایہ کاری اس کی اثاثہ جاتی بنیاد کے 53.0 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ مزید برآں، 2023ء میں ڈپازٹ جمع کرنے کی بلند سطح کے باوجود مالی اداروں سے قرض گیری پر بینکوں کے انحصار میں اضافہ ہو گیا اور یہ بڑھ کر اثاثوں کے 25.2 فیصد تک پہنچ گیا۔

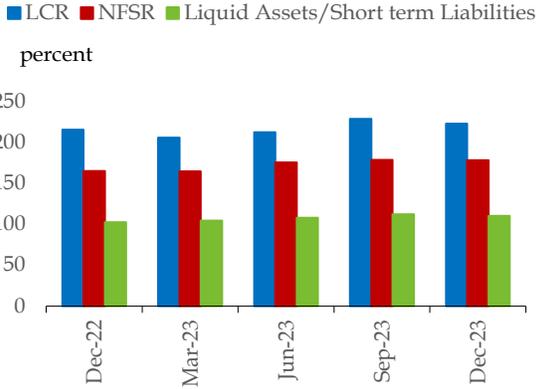
بلند شرح سود کے باوجود باز قدر بیمائی کے نقصانات کم ہو گئے حکومت کے تقریباً 90 فیصد تمسکات کو دستیاب برائے فروخت اور محفوظ برائے تجارت کے زمروں میں مختص کیا گیا۔ یہ دونوں زمرے شرح سود میں کمی بھی قسم کی تبدیلیوں میں باقاعدگی سے مارک ٹومارکیٹ ردوبدل سے مشروط ہوتے ہیں تاکہ بینکوں کے ایکویٹی اور سرمایہ کٹن میں ان تمسکات کی درست اور مناسب مالیت کو ظاہر کیا جاسکے۔

اسٹیٹ بینک نے 2023ء کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 600 بی پی ایس کا اضافہ کیا۔ لہذا، پاکستان باز قدر پیمائی کی شرحوں (بی کے آر وی) نے دستیاب برائے فروخت کے زمرے میں مختص حکومتی تمسکات پر باز قدر پیمائی نقصانات کے ذریعے بینکوں کو متاثر کیا۔ حکومتی تمسکات پر باز قدر پیمائی کا خسارہ

3.3 خطرہ سیالیت

زیر تحویل حکومتی تمسکات میں خاصے اضافے کی بدولت بینکاری کے شعبے کی مالی سیالیت کا خاکہ 2023ء میں اطمینان بخش سطح پر رہا، جس کی عکاسی اس شعبے کے مالی اصابت کے اظہار یوں سے بھی ہوتی ہے (شکل 3.18)۔ اثاثہ جاتی آمیزے میں بلند حکومتی تمسکات سے بینکوں کو اپنی سیالیت کی ضروریات کا انتظام کرنے میں مدد ملی، کیونکہ ان تمسکات کی ایک خاصی معقول ترقی یافتہ ثانوی مارکیٹ موجود ہے۔

شکل 3.18: شعبہ بینکاری کی سیالیت کے اظہاریے



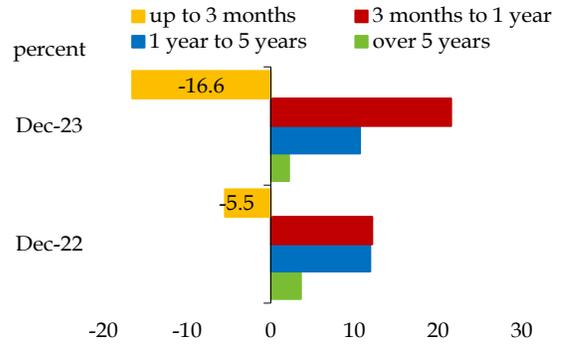
Source: State Bank of Pakistan

بینکاری کے شعبے نے متحرک انداز میں بینکوں کے مجموعی سیالیت کے خاکے کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرنے والے سیالیت کی کوریج کے تناسب (ایل سی آر) اور کم از کم 100 فیصد تک خالص مستحکم فنڈنگ تناسب جیسے بازل سوم کے معیارات جیسے ضوابطی تقاضوں کو پورا کیا۔ دسمبر 2023ء میں بینکوں کے شعبے کی سیالیت کی کوریج کا تناسب اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب بہتری کے ساتھ بالترتیب 223.0 فیصد اور 178.2 فیصد تک پہنچ گیا، جو آخر دسمبر 2022ء میں 215.5 فیصد اور 166.0 فیصد تھا، اور اس سے سیالیت کے اطمینان بخش خاکے کی عکاسی ہوتی ہے۔¹⁷

نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کا فرق ایک اور ایسا ذریعہ ہے جو شرح سود میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی صورت میں بینکوں کی مالی صحت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بینکاری کا شعبہ عرصیتوں کی مختلف بکٹس میں نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کا مثبت فرق برقرار رکھنے میں کامیاب رہا۔ تاہم، بینکاری اثاثوں کی نمو کو تقویت دینے کے لیے بچت ڈپازٹس جمع کرنے اور قلیل مدتی قرض گیری کے سبب سہ ماہی بکٹ کا فرق دسمبر 2023ء (شکل 3.17) میں بڑھ گیا۔

شکل 3.17: نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کا فرق،

بلحاظ مجموعی اثاثوں کا فیصد



Source: State Bank of Pakistan

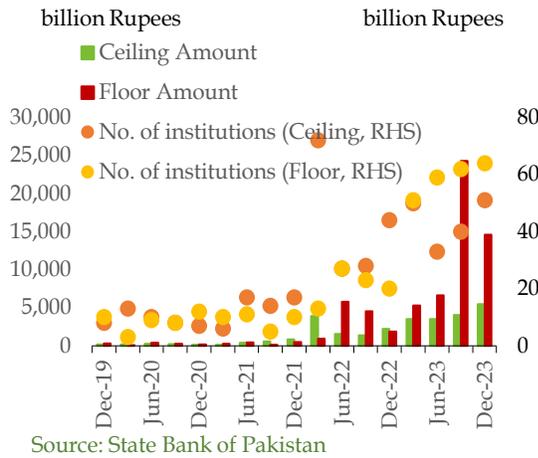
اس سے قطع نظر دباؤ کی جانچ کے تازہ ترین نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکاری کا شعبہ تمام عرصیتوں کے ساتھ خطیافت کی 300 بی پی ایس تک اوپر منتقلی، امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر کے 30 فیصد تک گرنے اور ایکویٹی میں 36.1 فیصد تک کمی (کے ایس ای 100 انڈیکس میں زیادہ سے زیادہ سہ ماہی کمی) جیسے خطرہ منڈی کے مختلف عوامل سے متعلق شدید مفروضاتی دچکوں کے مقابلے میں عمومی طور پر یکدہ رہا۔¹⁶

¹⁶ دباؤ کی جانچ (حسابیت کے تجربے) کے نتائج اس لنک پر دستیاب ہیں: <https://www.sbp.org.pk/ecodata/fsi/qc/2023/Dec.pdf>

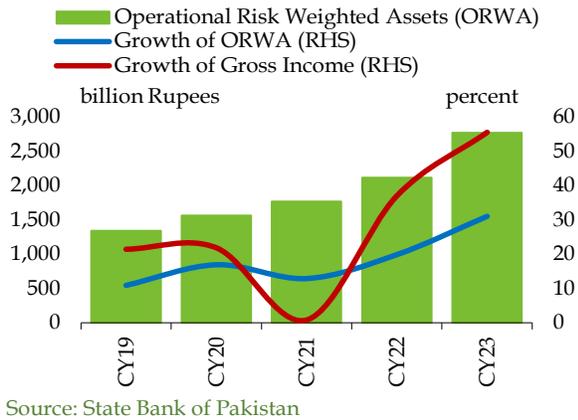
¹⁷ کم از کم سیالیت کی کوریج کے تناسب (ایل سی آر) سے اس بات کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ بینکوں کے پاس آئندہ 30 دنوں میں ان کے عرصیت مکمل کرنے والے واجبات کی کوریج کے لیے بلند معیار کے سیال اثاثے موجود ہیں۔ این ایف آر جس کا ایک طویل مدتی تناظر ہوتا ہے، اس کے تحت ضروری ہے کہ بینکوں کے پاس مستحکم فنڈنگ دستیاب ہو جس سے ان کے کاروباری مستحکم فنڈنگ کی مطلوبہ ضروریات کے کم از کم 100 فیصد کا احاطہ کیا جاسکے۔ دستیاب مستحکم فنڈنگ بینک کے سرمائے اور واجبات کا ایک حصہ ہوتی ہے جو ادارے کے پاس ایک سال سے زائد مدت تک رہے گی، جبکہ مطلوبہ مستحکم فنڈنگ، مستحکم فنڈنگ کی وہ رقم ہوتی ہے جو اسے اثاثوں کی سیالیت کی خصوصیات اور بقایا عرصیتوں اور آف بیلنس شیٹ آتشافات سے ابھرنے والے ہنگامی سیالیت کے خطرات کے پیش نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ این ایف آر کی تفصیلات اس لنک پر دستیاب ہیں:

اس سے قطع نظر، سیالیت کے مفروضاتی دھچکوں کی حساسیت کی دباؤ کی جانچ سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر بینکوں نے 5 ویں دن تک صارفی ڈپازٹس سے 10 فیصد رقوم نکلوائے جانے کو برداشت کیا؛ تاہم 50 فیصد تھوک ڈپازٹس نکلوائے جانے کے شدید مفروضاتی دھچکے کی صورت میں کچھ بینکوں کو پانچ دن کے بعد سیالیت کی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔¹⁹

شکل 3.20: اسٹیٹ بینک کی اسٹیٹنگ سہولتوں کا استعمال

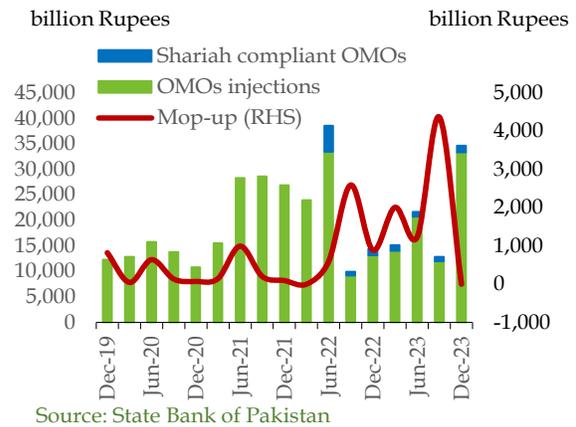


شکل 3.21: آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثے



بیلنس شیٹ میں توسیع کے لیے فنڈنگ میں ہم آہنگ اضافہ درکار تھا۔ تاہم، ڈپازٹ میں ہونے والی نمونائٹوں کی نمو کی رفتار سے ہم آہنگ نہیں ہو سکی، جس کی وجہ سے مالی اداروں خصوصاً مرکزی بینک سے قرض گیری ضروری ہو گئی تھی۔ خصوصاً، اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے سودوں کے ادخالات پر بینکوں کا انحصار مستحکم رہا (شکل 3.19)۔ بینکوں کی روزمرہ سیالیت کی ضروریات کا انتظام کرنے میں بینکوں کو معاونت فراہم کرنے کے علاوہ بازار زر کے سودوں (اوائیم او) کے ادخالات سے اسٹیٹ بینک کو شبینہ نرخوں کو پالیسی ریٹ کے قریب رکھنے میں مدد ملی۔

شکل 3.19: اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے سودوں کے ادخالات اور انخذاب



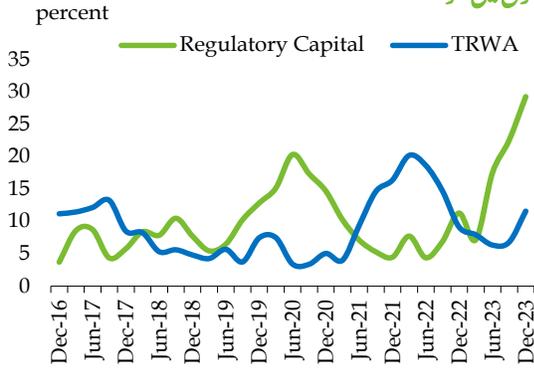
اسٹیٹ بینک کی اسٹیٹنگ سہولت (فلور) کا بلند استعمال قابل ذکر تھا، خصوصاً 2023ء کی تیسری سہ ماہی میں، جس سے بعض بینکوں کے پاس فاضل سیالیت کی عکاسی ہوتی ہے، جسے انہوں نے شرح سود کے متعلق اپنی توقعات کے مطابق قلیل مدت میں رکھنے کو ترجیح دی (شکل 3.20)۔ خصوصاً، 14 ستمبر 2023ء کے زری پالیسی جائزے سے قبل تیل کی عالمی قیمتوں میں ممکنہ اضافے اور ان کی ملکی قیمتوں پر منتقلی، اور 2023ء کی پچھلی دو سہ ماہیوں میں فاضل رہنے کے بعد جولائی 2023ء میں جاری کھاتے میں خسارے کے باعث مارکیٹ ممکنہ طور پر اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع کر رہی تھی۔¹⁸

¹⁸ یکم ستمبر 2023ء کو ملکی بیٹروں کی قیمت میں 14.9 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 18.4 روپے فی لیٹر کا اضافہ ہوا۔ ان قیمتوں میں 16 اگست 2023ء کو بیٹروں کی قیمت میں 17.5 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 20.0 روپے فی لیٹر کا اضافہ ہوا تھا۔

¹⁹ <https://www.sbp.org.pk/ecodata/fsi/qc/2023/Dec.pdf>

عوام کی آگاہی بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے (تفصیلات کے لیے 2023ء میں اسٹیٹ بینک کی ضوابطی پیش رفتوں پر ضمیمہ الف ملاحظہ کیجیے)۔

شکل 3.23: شعبہ بینکاری کے ضوابطی سرمائے اور مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں نمو



Source: State Bank of Pakistan

3.5 ادا یگی قرض کی صلاحیت

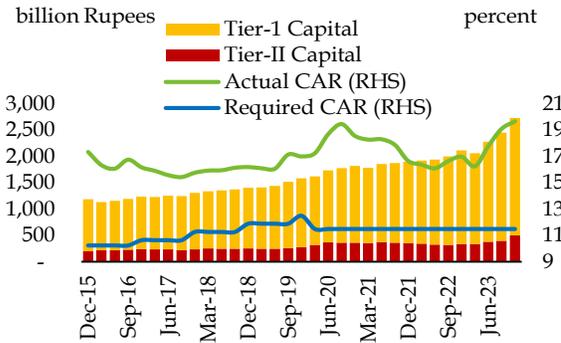
بینکاری کے شعبے کی ادا یگی قرض کی صلاحیت میں بہتری آگئی کیونکہ شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) آخر دسمبر 2023ء تک بڑھ کر 19.7 فیصد تک پہنچ گئی، جو آخر دسمبر 2022ء میں 17.0 فیصد پر تھی۔ شرح کفایت سرمایہ میں اضافہ ضوابطی سرمائے میں بلند نمو کی بدولت ہوا جس نے مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں نمو کی رفتار کو پیچھے چھوڑ دیا۔ بلند منافع نے بینکوں کو آمدنی اپنے پاس رکھنے کے قابل بنایا جس سے سطح اول کا سرمایہ بڑھ گیا، جبکہ دستیاب برائے فروخت تمسکات پر باز قدر پیمائی فوائد کے سبب سطح دوم کا سرمایہ بھی بڑھ گیا (شکل 3.22)۔ خصوصاً، یہ فائدہ 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں حاصل ہوا، جب خط یافتہ اپنی آخر ستمبر 2023ء کی سطح سے نیچے منتقل ہو گیا (تفصیلات کے لیے خطرہ 3.22 مندرجہ پر سیکشن ملاحظہ کیجیے)۔

دوسری جانب مجموعی قرضوں میں کمزور توسیع خطرہ بہ وزن اثاثوں کی نمو میں کمی کا باعث بنی، جو مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کا ایک اہم جز (آخر دسمبر 2023ء تک 73.0 فیصد) ہے اور اس نے ادا یگی قرض کی صلاحیت میں اہم کردار ادا کیا۔

3.4 آپریشنل خطرہ

آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں میں حالیہ برسوں کے دوران بتدریج اضافہ ہوتا رہا ہے، تاہم 2023ء (2021ء کی نسبت) میں آمدنیوں (خام آمدنی) کے دگنا ہونے کے سبب یہ تیزی سے بڑھے ہیں (شکل 3.21)۔ 2023ء (آخر 2022ء میں 17.0 فیصد) میں مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں اس کا حصہ بڑھ کر 19.9 فیصد ہو گیا، اور اب بھی اسے بینکاری شعبے کے مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کے دوسرے بڑے جز کی حیثیت حاصل ہے۔²⁰

شکل 3.22: شعبہ بینکاری کی ادا یگی قرض کی صلاحیت کے اظہار پر



Source: State Bank of Pakistan

شعبہ بینکاری کی رسائی اور لین دین کے حجم میں اضافے کے ساتھ فراہمی کے متبادل ذرائع کے استعمال اور ڈیجیٹائزیشن میں اضافے کے باعث بینکوں کے آپریشنز میں مختلف قسم کے آپریشنل اور دھوکہ دہی جیسے منسلک خطرات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے دھوکہ دہی کے ایسے خطرات زائل کرنے کے لیے ایک سازگار ضوابطی نظام فراہم کیا ہے؛ مزید برآں، مرکزی بینک بینکوں کے کنٹرولز کے نظاموں کی اثر انگیزی کی فعال انداز میں نگرانی کرتا ہے اور ڈیٹا اور مالی خدمات کے استعمال کنندگان کے تحفظ کی خاطر ایسے واقعات کو کم از کم رکھنے کی خاطر ان سے رابطے میں رہتا ہے۔ زیر جائزہ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے دھوکہ دہی کی جدید تکنیکوں کے خلاف کنٹرولز بہتر بنانے اور

²⁰ خام آمدنی بازل سوم کے معیارات کے بنیادی اظہار پر مبنی طور پر نگر کے تحت آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کو اخذ کرنے کی بنیاد فراہم کرتی ہے اور پاکستان میں پیشتر بینک سے استعمال کرتے ہیں۔ بنیادی اظہار پر مبنی (بی آئی اے) کے تحت آپریشنل خطرے کے لیے سرمایہ جاتی چارج گڈ شیٹ تین برسوں کے دوران بینک کی اوسط سالانہ خام آمدنی کا معین تناسب ہے۔

شعبہ بینکاری

جدول 3.1.1: اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی

2023ء	2022ء	2021ء	2023ء	2022ء	2021ء	
روایتی بینک			اسلامی بینکاری ادارے			
ارب روپے						
37,369	28,567	24,482	8,994	7,229	5,577	مجموعی اثاثے
21,784	15,349	12,703	4,235	3,051	1,852	سرمایہ کاریاں۔ خالص
8,843	8,705	7,523	3,335	3,113	2,597	قرضے۔ خالص
22,379	18,301	17,509	6,749	5,161	4,211	ڈپازٹس
10,801	6,730	4,067	872	1,115	671	قرض گیری
سال ہاں تبدیلی (فیصد)						
30.8	16.7	17.4	24.4	29.6	30.6	مجموعی اثاثے
41.9	20.8	19.0	38.8	64.8	46.8	سرمایہ کاریاں۔ خالص
1.6	15.7	17.4	7.1	19.9	38.1	قرضے۔ خالص
22.3	4.5	15.7	30.8	22.6	24.2	ڈپازٹس
60.5	65.5	41.9	-21.8	66.1	91.3	قرض گیری
مجموعی اثاثوں میں حصہ (فیصد)						
58.3	53.7	51.9	47.1	42.2	33.2	سرمایہ کاری۔ خالص
23.7	30.5	30.7	37.1	43.1	46.6	قرضے۔ خالص
59.9	64.1	71.5	75.0	71.4	75.5	ڈپازٹس
28.9	23.6	16.6	9.7	15.4	12.0	قرض گیری
39.5	47.6	43.0	49.4	60.3	61.7	ایف ڈی آر / اے ڈی آر (فیصد)

* ایف ڈی آر = قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب اور اے ڈی آر = قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب
ماخذ: بینک دولت پاکستان

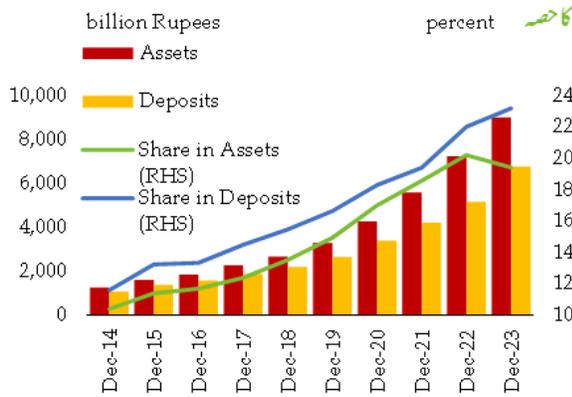
پاکس 3.1: اسلامی بینکاری ادارے: کارکردگی اور اسباب

2023ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں نے اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھا۔ ڈپازٹس میں مضبوط نمو کے بل بوتے پر ان کے اثاثوں کی بنیاد میں 24.4 فیصد (1,765 ارب روپے) کا اضافہ ہوا۔ 2023ء کے دوران اثاثوں کی نمو میں اہم کردار سرمایہ کاریوں نے ادا کیا، جبکہ قرضوں کی نموست ہو کر 7.1 فیصد پر آگئی، تاہم پھر بھی یہ سطح ان کے روایتی ہم منصبوں کے قرضوں کی نمو سے بلند تھی (جدول 3.1.1)۔

اسلامی بینکاری اداروں کی سرمایہ کاریوں میں اضافے کا محرک حکومت پاکستان کے اجارہ صلوک تھے، جنہوں نے آخر 2023ء تک اثاثوں کی بنیاد میں سرمایہ کاریوں کے حصے کو بڑھا کر 47.1 فیصد کر دیا۔ گذشتہ چار برسوں (2020ء تا 2023ء) کے دوران حکومتی تسکات میں شریعت سے ہم آہنگ سرمایہ کاریوں میں دوہندسی نمودار کی گئی ہے، کیونکہ حکومت نے اپنی بڑھتی ہوئی مالیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے شریعت سے ہم آہنگ تسکات (صلوک) جاری کیے۔ یہ صورت حال ملک میں صلوک مارکیٹ کی ترقی اور حکومت کے قرضہ جاتی آلات کو متنوع بنانے میں معاون ثابت ہوئی ہے۔ مزید برآں، اسلامی بینکاری اداروں کی بیلنس شیٹ پر صلوک کے بڑھتے ہوئے حصے نے بھی انہیں اپنی سیالیت کا انتظام کرنے میں سہولت دی۔

چونکہ بلند قرض گیری اور حکومتی تسکات میں سرمایہ کاریوں کے بل بوتے پر روایتی بینکوں کے اثاثوں کی بنیاد میں مضبوط نمو ہوئی ہے، اس لیے آخر 2023ء تک مجموعی بینکاری شعبے کے اثاثوں کی بنیاد میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ معمولی کمی کے ساتھ 19.4 فیصد (آخر 2022ء میں 20.2 فیصد) پر آ گیا ہے۔ تاہم مجموعی ڈپازٹس میں ان کا حصہ آخر 2023ء تک بڑھ کر 23.2 فیصد تک پہنچ گیا جو دسمبر 2022ء میں 22.0 فیصد تھا، اس کا سبب اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے 2023ء کے دوران ڈپازٹس جمع کرنے کی بلند سطح تھی، جو روایتی ہم منصبوں کے ڈپازٹس کی نمو سے زائد رہی (شکل 3.1.1)۔

شکل 3.1.1: شعبہ بینکاری کے اثاثوں اور ڈپازٹس میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ



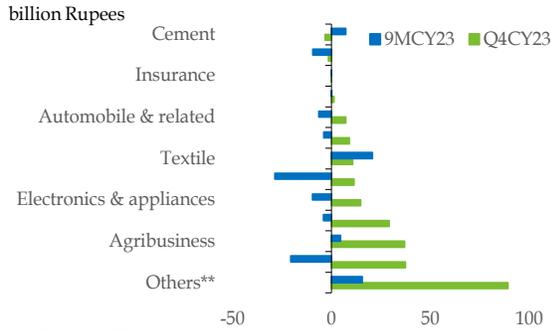
Source: State Bank of Pakistan

شعبہ بینکاری کے مجموعی رجحان کے مطابق قرضوں کی کمزور طلب، سست معاشی سرگرمی اور سخت مالی حالات اسلامی بینکاری اداروں کے قرضوں میں کمی کا باعث بنے۔ 2023ء کے دوران قرضوں میں 222.0 ارب روپے کی خاصی کم نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس ان میں 515.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ قرضوں کے اضافے میں اہم کردار زرعی کاروباری اداروں، ٹیکسٹائل، کیمیکلز، چینی وغیرہ جیسے شعبے کو نئی قرضوں کی فراہمی نے ادا کیا۔ تاہم اجناس کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی جانب سے قرضوں کی خالص واپسی 2023ء کے دوران قرضوں میں مجموعی اضافے میں کمی کا باعث بنی۔

فنانسنگ کے لحاظ سے 2023ء کے دوران ڈپازٹس میں مضبوط نمو ہوئی۔ قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے منسلک ٹیکس پالیسی کے خاتمے کے علاوہ ایک بینک کی مکمل طور پر اسلامی بینک میں منتقلی نے ممکنہ طور پر 2023ء میں مضبوط نمو کو تقویت دی۔ لہذا، سال کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کے قرض گیری پر

انحصار میں کمی واقع ہوئی، اور 2023ء میں یہ کم ہو کر 242.6 ارب روپے پر آ گیا، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس 443.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ مضاربہ پر مبنی بازار کے سودوں کے ادخال کے

شکل 3.1.2: اسلامی بینکاری اداروں کے شعبہ وار نجی قرضوں (مکلی) کا پہاڑ



*Production and Transmission of Energy

**Others mainly include manufacturers of food products, paper & paper products, coke & refined petroleum products, basic metals, construction, wholesale & retail trade, and communication

Source: State Bank of Pakistan

جدول 3.1.2: اسلامی بینکاری اداروں کی مالی اصابت کے اظہار ہے

فیصد		دسمبر 2023ء		دسمبر 2022ء		دسمبر 2021ء	
اثاثہ جاتی معیار کے اظہار ہے							
این پی ایف اور مجموعی قرضے	3.8	2.6	2.7	2.7	2.6	2.7	2.7
این پی ایف کے لیے تمویں	91.5	96.1	90.8	90.8	96.1	90.8	90.8
خالص این پی ایف اور خالص قرضے	0.3	0.1	0.3	0.3	0.1	0.3	0.3
خالص این پی ایف اور سرمایہ	1.7	0.8	2.1	2.1	0.8	2.1	2.1
آمدنی							
اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	4.9	2.9	2.0	2.0	2.9	2.0	2.0
اثاثوں پر منافع بعد از ٹیکس	2.8	1.7	1.3	1.3	1.7	1.3	1.3
ایکویٹی پر منافع قبل از ٹیکس	75.5	51.4	32.6	32.6	51.4	32.6	32.6
ایکویٹی پر منافع بعد از ٹیکس	43.2	30.5	21.4	21.4	30.5	21.4	21.4
سیالیت							
سیال اثاثے اور مجموعی	49.1	41.6	33.2	33.2	41.6	33.2	33.2
سیال اثاثے اور مجموعی ڈپازٹس	65.4	58.2	44.0	44.0	58.2	44.0	44.0
سیال اثاثے / قلیل مدتی واجبات	112.1	88.6	74.9	74.9	88.6	74.9	74.9
قرضے اور ڈپازٹس	49.4	60.3	61.7	61.7	60.3	61.7	61.7
صدارتی ڈپازٹس اور مجموعی قرضے	177.1	149.5	145.6	145.6	149.5	145.6	145.6
سرمایہ							
مجموعی سرمایہ اور مجموعی خطرہ وزن اثاثے	20.7	17.8	16.0	16.0	17.8	16.0	16.0
سطح اول کا سرمایہ اور مجموعی خطرہ وزن اثاثے	17.3	15.0	12.8	12.8	15.0	12.8	12.8
سرمایہ اور مجموعی اثاثے	7.3	5.9	5.7	5.7	5.9	5.7	5.7

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اوسط حجم میں کمی (گنڈ شدہ برس کے 132.8 ارب روپے کے مقابلے میں 2023ء میں 64.7 ارب روپے کی سطح پر) سے بھی زیر جائزہ سال میں اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے مرکزی بینک کی مالی سیالیت کی سہولتوں پر کم انحصار کی عکاسی ہوتی ہے۔

قرضوں کے مقابلے میں ڈپازٹس میں تیزی سے نمو کے سبب قرضوں اور ڈپازٹس (ایف ڈی آر) کا تناسب آخر دسمبر 2023ء تک کم ہو کر 49.4 فیصد پر آگیا، اگرچہ یہ تناسب روایتی بینکوں کے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے بلند سطح پر ہے (جدول 3.1.1)۔

اسلامی بینکاری اداروں نے اپنی اصابت کو برقرار رکھا

اپنی مضبوط مالی پوزیشن کو برقرار رکھتے ہوئے اسلامی بینکاری اداروں نے شعبہ بینکاری کے مجموعی استحکام میں کردار ادا کیا۔ غیر فعال قرضوں اور مجموعی خام قرضوں کا تناسب بڑھ کر 3.8 فیصد تک پہنچ گیا، تاہم تمویں کی 91.5 فیصد کوریج اور خالص غیر فعال قرضوں کے تناسب کے قابو میں رہنے کی وجہ سے بحیثیت مجموعی اثاثہ جاتی معیار کے اظہار ہے اطمینان بخش سطح پر ہے۔

اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع جیسے آمدنی کے اظہار یوں میں خاصی بہتری دیکھی گئی، کیونکہ 2023ء میں بعد از ٹیکس منافع دگنا ہو کر 225.4 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ آمدنی کو اہم تقویت بلند نشانیہ شرح کے ماحول میں خالص منافع آمدنی سے ملی، جبکہ فیس عیسوی غیر مارک اپ آمدنی نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ 2023ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں نے مجموعی بینکاری شعبے کے بعد از ٹیکس منافع میں 35 فیصد حصہ ڈالا، جو مجموعی بینکاری کے شعبے میں ان کے مارکیٹ کے حصے سے کافی زیادہ ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت کے خاکے میں بہتری کا سبب صکوک میں سرمایہ کاریاں اور قلیل مدتی قرض گیری تھی۔

2023ء میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے شرح کفایت سرمایہ جیسے اظہار ہے بہتری کے ساتھ 20.7 فیصد تک پہنچ گئے، کیونکہ بلند آمدنی سطح اول کے سرمائے میں اضافے کا باعث بنی۔ شرح کفایت سرمایہ جو بیشتر سطح اول کے سرمائے پر مشتمل ہوتی ہے، وہ نہ صرف 11.5 فیصد کے کم از کم ضوابطی مطلوبہ سطح بلکہ بینکاری شعبے کی مجموعی شرح کفایت سرمایہ سے بھی بلند رہی (جدول 3.1.2)۔